۲۰۲۴ سلسلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمّت کے وفود آقا ﷺ کے حضور میں!

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مورخین اور مصنّفین کو خدا معاف کرے، مقدّس سے مقدّس مقامات اور افضل سے افضل اوقات میں بھی تاریخی ذوق اور طرز فکر ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور وہ چند لمحات کے لیے بھی اس سے آزاد نہیں ہو پاتے۔ وہ جہاں بھی ہوتے ہیں اپنے علم و مطالعہ کی فضا میں سانس لیتے ہیں۔ اور حال کا رشتہ ہمیشہ ماضی سے جوڑنا چاہتے ہیں، مناظر کو دیکھ کر ان کا ذہن بہت جلد اس تاریخی منظر کی تلاش میں نکل جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں ان مناظر کا وجود اور نمود ہے۔

میں کل مسجد نبوی ﷺ میں روضہ جنت میں بیٹھا ہوا تھا میرے چاروں طرف نمازیوں اور عبادت گذاروں کا کثیر مجمع تھا۔ ان میں کچھ لوگ سجدے میں تھے، اور کچھ رکوع میں، تلاوت قرآن کی آوازیں فضا میں گونج رہیں تھی، جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے چھتے میں بھنبھنا رہی ہوں، اس وقت کا سماں کچھ ایسا تھا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

مجھے تاریخ اور تاریخی شخصیات کو تھوڑی دیر کے لیے فراموش کر دینا چاہیئے تھا، لیکن تاریخ کی قدیم یادیں بادلوں کی طرح میرے دل و دماغ پر چھا گئیں اور میرا ان پر کوئی زور نہ چل سکا۔

مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اس امت کی بعض نامور شخصیتوں اور رہنماؤں کو ایک نئی زندگی عطا کی گئی ہے اور وہ وفود کی شکل میں یکے بعد دیگرے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو رہے ہیں اور اس عظیم مسجد میں فریضہ نماز ادا کرنے کے بعد اس عظیم نبی ﷺ کو ہدیہ سلام اور خراج عقیدت و محبت پیش کر رہے ہیں، اور اس کے احسان کا اعتراف کر رہے ہیں، اور باوجود اس کے کہ وہ مختلف زبانوں، مقامات اور طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، سب یک زبان ہو کر اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ آپ ﷺ ہی وہ نبی ہیں جنہوں نے اللہ کے حکم سے ان کو ظلمت سے روشنی کی طرف تیرہ بختی سے خوش بختی کی طرف ۔ مخلوق کی عبادت سے خدائے واحد کی عبادت کی طرف اورمذاہب کے ظلم و استبداد سے اسلام کے عدل و انصاف کی طرف اور دنیا کی تنگی سے اس کی کشادگی کی طرف منتقل کیا، وہ اعتراف کر رہے ہیں کہ وہ اسلام ہی کی پیداوار ہیں اور ان کا سارا وجود اور زندگی نبوّت کی مرہون منّت ہے ۔ اگر خدا نخواستہ ان سے وہ سب واپس لے لیا جائے جو اللہ تعالٰی نے ان کو اس نبی ﷺ کے ذریعہ عطا کیا تھا اور نبوت کے وہ عطیے ان سے چھین لیے جائیں

www.abulhasanalinadwi.org

جنھوں نے دنیا میں ان کو عزت و سرفرازی بخشی تھی، تو ان کی حیثیت ایک بے روح اور بے جان ڈھانچے اور چند مبہم اور بے مقصد خطوط و اشکال سے زیادہ نہ رہ جائے گی اور وہ تاریخ کے اس تاریک ترین عہد کی طرف واپس چلے جائیں گے.جہاں جنگل کے قانون اور ظلم و استبداد کا دور دورہ تھا اور موجودہ تہذیب و تمدّن کا نام و نشاں تک مٹ جائے گا۔

اچانک میری نگاہ ایک طرف اٹھ گئی، میں نے دیکھا کہ باب جبرئیل سے (جو مجھ سے زیادہ قریب تھا) ایک جماعت داخل ہو رہی ہے سکون و قار میں ڈوبے ہوئے لوگ ان کی پیشانی سے علم کا نور اور ذہانت کا وجود صاف عیاں تھا، وہ باب الرحمتہ اور باب جبرئیل کے درمیانی حصہ میں پھیل گئے۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں تھے کہ ان کے شمار کا کوئی سوال نہیں تھا۔ میں نے دربان سے پوچھا کہ :- یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا کہ :- اس امت کے امام اور رہنما انسانیت کے محسن اور نوع انسانی کے ممتاز اور قابل فخر نمونے ہیں، ان میں سے ہر ایک پوری پوری قوم کا امام، پورے کتب خانہ او رمکتب فکر کا بانی اور موسس پوری نسل کا مربّی اور مستقل علوم و فنون کا موجد ہے ان کے لازوال آثار اور لافانی شاہکار اور نمونے آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں ، ان کے علم و اجتہاد اور تحقیق کی روشنی میں کئی کئی نسلوں نے سفر زندگی طے کیا ہے اس نے عجلت کے ساتھ چند

www.abulhasanalinadwi.org

ہستیوں کے نام بھی مجھے بتا دیئے ، امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ ، امام احمد بن حنبلؒ، لیث بن سعدی مصریؒ، امام اوزاعیؒ، امام مسلمؒ تقی الدین بن تیمیہؒ، ابن قدامہؒ، ابو اسحاق الشاطبیؒ، کمال بن ہمامؒ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ۔ اگرچہ ان شخصیتوں میں اپنے زمانہ اور اپنے ملک و وطن اور اپنی علمی و دینی حیثیتوں اور مراتب کا بڑا فرق تھا لیکن ان سب نے اس موقع پر بارگاہ نبوی ﷺ میں خراج عقیدت پیش کیا اور اشک ندامت نذر کئے ۔

میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے انہوں نے تحیۃ المسجد کا دوگانہ بہت خشوع و خضوع اور حضوری قلب کے ساتھ ادا کیا، پھر بہت ادب اور تواضع کے ساتھ مرقد مبارک کی طرف بڑھے ، اور بہت جنچے تلے ، مختصر، معانی سے لبریز ، گہرے اور پر مغز کلمات کے ساتھ سلام پیش کیا، مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی آواز اس وقت بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے ، ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آواز میں رقت، وہ کہہ رہے تھے ۔

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر اپ کی لازوال ، وسیع اور جامع ، عادلانہ اور کشادہ شریعت نہ ہوتی اور اس کے وہ اصول نہ ہوتے جن سے انسانی ذہن اور انسانی صلاحیّت نے نئے نئے گل بوٹے پیدا کئے اور دنیا کا دامن بیش قیمت اور عطر بیز پھلوں سے بھر دیا اور اس کا وہ

www.abulhasanalinadwi.org

حکیمانہ اور معجزانہ نظام نہ ہوتا جس نے انسانی فکر و تدبر
اور اخذو استنباط کی صلاحیت کو پیدا کر دیا اور اگر وہ
انسانیت کی ایک اہم ضرورت نہ ہوتی تو نہ اس عظیم فقہ
کا کوئی وجود ہوتا نہ یہ عظیم اسلامی قانون وجود میں آتا
جس سے اس وقت تک ہر قوم کا دامن خالی ہے ، نہ
اتنا بڑا اسلامی کتب خانہ پیدا ہوتا جس کے سامنے دنیا کا
سارا مذہبی لٹریچر ہیچ ہے ، اگر علم کی اشاعت اور خدا کی
نشانیوں اور اس کی قدرت کاملہ میں غور و فکر اور عقل
سے کام لینے کی آپ نے ایسی پر زور دعوت نہ دی ہوتی
تو یہ شجر علم زیادہ دنوں تک برگ و بر نہ لا سکتا اور نہ اس
کا سایہ تمام دنیا پر ایسا محیط ہوتا جیسا کہ آج نظر آرہا ہے ،
عقل انسانی پہلے کی طرف پابہ زنجیر ہوتی اور دنیا روشنی
سے محروم"۔

میں اس جماعت کو جی بھر کر دیکھ نہ سکا تھا کہ میری نظر ایک دوسرے گروہ پر پڑی جو باب الرحمۃ سے ہو کر اندر کی طرف بڑھ رہا تھا، صلاح و تقویٰ اور زہد و عبادات کے آثار ان کے چہروں سے صاف ظاہر تھے، مجھے بتایا گیا کہ اس جماعت میں حسن بصریؒ عمر بن عبد العزیزؒ ، سفیان ثوریؒ، فضیل بن عیاضؒ، داؤد الطائیؒ، ابن السماکؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، نظام الدین اولیاؒ، اور عبدالوہاب المتقیؒ جیسے

www.abulhasanalinadwi.org

حضرات بھی رونق بخش ہیں جنھوں نے اپنے قابل رشک پیشروؤں کی یاد تازہ کر دی، نماز کے بعد یہ لوگ بھی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہوئے اور اپنے نبی ﷺ و پیشوا اور سب سے بڑے معلم اور رہنما کو درود و سلام کا تحفہ پیش کرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے۔

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہمارے سامنے وہ عملی مثال نہ ہوتی جو آپ نے پیش فرمائی تھی، وہ مینارہ نور نہ ہوتا جس کو آپ نے بعد کے آنے والوں کے لیے قائم فرمایا تھا، اگر آپ کا یہ قول نہ ہوتا "اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے" اگر آپ کی یہ وصیت نہ ہوتی کہ دنیا میں اس طرح زندگی گزارو جس طرح کوئی مسافر یا راہی زندگی گزارتا ہے"۔ اگر زندگی کا وہ طرز نہ ہوتا جس کا ذکر حضرت عائشہؓ نے اس طرح کیا ہے کہ "ایک چاند کے بعد دوسرا چاند نکل آتا تھا اور آپ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی، نہ چولھے پر دیگچی چڑھانے کی نوبت آتی تھی"۔ تو ہم دنیا پر اس طرح آخرت کو ترجیح نہ دے سکتے، اور نہ ہم محض گذارہ پر بسر کر سکتے اور نہ قناعت کو اپنی زندگی کا شعار بنا سکتے، نہ ہم نفس کی ترغیبات پر قابو پا سکتے، اور نہ دنیا کے حسن و جمال اور سلطنتی کی رعنائی و زیبائی اور عہدہ و منصب کی

www.abulhasanalinadwi.org

طاقت اور کشش کا اس طرح مقابلہ کر سکتے "۔

ان کے حکیمانہ الفاظ ابھی پوری طرح میرے دل و دماغ میں پیوست بھی نہ ہوئے تھے کہ میرے نظر ایک اور گروہ پر پڑی جو " باب النساء" سے بہت لحاظ اور ادب کے ساتھ گزر رہا تھا، ظاہری آرائش اور آزادی کے ان مناظر سے جو اسلامی اصول و آداب کے منافی ہیں، یہ گروہ بالکل محفوظ اور خالی تھا، یہ مختلف قوموں اور دور دراز ملکوں کی صالح، عبادت گذار اور عفیف خواتین تھیں جو عرب و عجم اور مشرق و مغرب کے مختلف خطوں سے تعلق رکھتی تھیں، بہت دبی زبان میں اور پورا ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے وہ اپنے جذبات تشکر و عقیدت کا اظہار اس طرح کر رہی تھیں :۔

"ہم آپ پر درود سلام بھیجتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! ایسے طبقہ کا درود و سلام جس پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے ، آپ نے ہم کو خدا کی مدد سے جاہلیت کی بیڑیوں اور بندشوں ، جاہلی عادات و روایات ، سوسائٹی کے ظلم اور مردوں کی زور دستی اور زیادتی سے نجات بخشی۔ لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کے رواج کو ختم کیا، ماوؤں کی نافرمانی پر وعید سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے آپ نے وراثت میں ہم کو شریک کیا اور اس میں ماں بہن بیٹی اور بیوی کی

www.abulhasanalinadwi.org

حیثیت سے ہم کو حصہ دلایا یوم عرفہ کے مشہور تاریخی خطبہ میں بھی آپ نے ہمیں فراموش نہیں کیا، اور کہا کہ "عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو" اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کے نام کے واسطہ سے حاصل کیا ہے، اس کے علاوہ مختلف مواقع پر آپ نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک، ادائے حقوق اور بہتر معاشرت کی ترغیب دی، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے طبقہ کی طرف سے وہ بہتر سے بہتر اجر دے جو انبیاء و رسلین اور اللہ کے نیک اور صالح بندوں کو دی جا سکتی ہے"۔

یہ نرم آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھیں کہ ایک اور جماعت نظر آئی جو "باب السلام" کی طرف سے آرہی تھی، میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ علوم و فنون کے موجد اور مرتب ائمہ نحو و لغت و بلاغت کی جماعت تھی، اس میں ابو الاسود الدئلیؒ، خلیل بن احمدؒ، سیبویہؒ، کسائیؒ، ابو علی الفارسیؒ، عبدالقاہر الجرجانیؒ، السکاکیؒ مجدالدین فیروز آبادیؒ، سید مرتضیٰ بلگرامیؒ .... بھی تھے، جو اپنے علوم کا سلام پیش کر رہے تھے اور اپنی شہرت اور مرتبہ علمی کا خراج ادا کرنے آئے تھے، میں نے دیکھا وہ بہت بلیغ اور ادبی الفاظ میں اس طرح گویا ہیں۔

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے اور

www.abulhasanalinadwi.org

یہ مقدس کتاب نہ ہوتی جو آپ پر نازل ہوئی، اگر آپ کی احادیث نہ ہوتیں اور یہ شریعت نہ ہوتی جس کے سامنے ساری دنیا نے سر تسلیم خم کر دیا تھا، اور وہ اس کی وجہ سے عربی زبان سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے پر مجبور تھی تو پھر یہ علوم بھی نہ ہوتے جن میں آج ہم کو امامت و قیادت کا شرف حاصل ہے، نحو، بیان اور بلاغت ان میں سے کسی چیز کا بھی وجود نہ ہوتا، نہ یہ بڑی بڑی معاجم اور لغات نظر آتیں، نہ عربی زبان کے مفردات میں یہ نکتہ آفرینیاں اور دقیقہ سنجیاں ہوتیں، نہ ہم اس راستہ میں اتنی زبردست اور طویل جدوجہد کے لیے تیار ہوتے، (جب کے یہاں زبانوں اور بولیوں کی کوئی کمی نہ تھی) عربی سیکھنے اور اس پر عبور حاصل کرنے کی کوئی خواہش نہ ہوتی اور نہ ان میں وہ مصنفین اور اہل قلم پیدا ہوتے جن کی ادبیت و زبان دانی کا اہل زبان نے بھی لوہا مان لیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی ہمارے درمیان اور اسلام میں پیدا ہونے والے ان علوم کے درمیان واسطہ اور رابطہ کا ذریعہ ہیں، آپ ہی کی ذات ہے جس نے اس درمیانی خلاء کو پر کیا اور عرب و عجم اور مشرق و مغرب کو گلے ملا دیا اور شیر و شکر بنا دیا

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کا کتنا احسان ہے، ہماری اس ذہانت، طباعی اور تجربۂ علمی پر اور آپ کا کتنا کرم ہے علم کی اس دولت پر، انسانی عقل کی زرخیزی پر، اور قلم کی گلکاری پر، یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو یہ عربی زبان بہت سی اور زبانوں کی طرح صفحہ ہستی سے ناپید ہو جاتی، اگر قرآن مجید کا غیر فانی صحیفہ اس کا پاسبان نہ ہوتا تو اس میں اتنا تغیر و تبدل ہو جاتا کہ اس کی صورت ہی مسخ ہو جاتی، اور وہ ایک نئی زبان بن جاتی، جیسا کہ بکثرت دوسری زبانوں کے ساتھ ہوا ہے، عجمی الفاظ اور مقامی زبانیں اس کو جذب کر لیتیں، اور اس کی صحت و اصلیت یکسر ختم ہو جاتی، یہ آپ کے وجود مبارک، شریعت اسلامی، اور اس کتاب مقدس کا فیض ہے جس نے اس زبان کو فنا کی دستبرد سے محفوظ رکھا ہے اور عالم اسلام کے لیے اس کی عزت و محبت واجب کر دی ہے اور ہر مسلمان کے دل کو اس کا اسیر محبت بنا دیا ہے ۔ آپ ہی کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس زبان کو دوام بخشا اور اس کے بقا و ترقی کی ضمانت کی، اس لئے ہر اس شخص پر جو اس زبان میں بات کرتا ہے یا لکھتا ہے یا اس کی وجہ سے کوئی بلند مرتبہ حاصل کرتا ہے یا اس کی دعوت دیتا ہے اپ کا احسان

www.abulhasanalinadwi.org

ہے اور وہ اس احسان کا کبھی منکر یا اس سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا"۔

میں ان کے تشکر و اعتراف او راظہار حقیقت کو غور سے سن رہا تھا کہ اچانک میری نگاہ "باب عبدالعزیز" پر جا کر ٹھہر گئی، اس دروزاے سے ایک ایسا گروہ داخل ہو رہا تھا، جس پر مختلف قوموں اور مختلف ملکوں کے رنگ نمایاں تھے، اس میں دنیا کے بڑے بڑے سلاطین اور تاریخ کے ممتاز ترین بادشاہ اور فرمانروا شامل تھے، ہارون رشید، ولید بن عبدالملک ملک، شاہ سلجوقی، صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی، ظاہر بیبرس، سلیمان اعظم، اورنگ زیب عالمگیر بھی اس گروہ میں شامل تھے، انہوں نے اردلیوں اور چوبداروں کو دروازہ کے باہر ہی چھوڑ دیا تھا اور نظریں جھکائے ہوئے تواضع و انکسار کا مجسمہ بنے ہوئے بہت آہستہ آہستہ گفتگو کرتے ہوئے چل رہے تھے، میرے نظر کے سامنے ان سب کی شخصیتیں کارنامے ابھرنے لگے، میری آنکھوں میں اس طویل و عرض دنیا کا نقشہ پھر گیا جس پر ان کا سکہ چلتا، ان کا ڈنکا بجتا تھا، ان کی بادشاہی اور فرمانروائی کی تصویر یکایک میرے سامنے آگئی جو ان کو دنیا کی بڑی بڑی قوموں، طاقتور سلطنتوں اور جابر بادشاہوں پر حاصل تھی (ان میں وہ ہستی بھی تھی جس نے بادل کے ایک ٹکڑے کو دیکھکر یہ تاریخی جملہ کہا تھا" تو جہاں چاہے جا کر برس، تیرا خراج آخر کار میرے ہی خزانہ میں

www.abulhasanalinadwi.org

آئے گا" ۔ وہ شخص بھی تھا جس کی سلطنت کی وسعت کا عالم یہ تھا کہ اگر سب سے تیز رفتار سانڈنی سوار سلطنت کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانا چاہتا تو یہ ۱۵ ماہ سے کم میں ناممکن تھا۔ ان میں وہ فرمانروا بھی تھے جو نصف کرہ ارضی پر حکومت کرتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہ ان کو خراج پیش کرنے پر مجبور تھے ایسے فرمانروا بھی تھے، جن کی ہیبت سے سارا یورپ لرزہ براندام تھا، اور جن کے زمانہ میں مسلمانوں کو عزت کا یہ مقام حاصل تھا کہ جب وہ یورپ کے ملکوں میں جاتے تھے تو ان کے دین کے احترام اور ان کے غلبہ و سطوت کے اثر سے گرجوں کے گھنٹے بجنا بند ہو جاتے تھے ۔ غرض اسی طرح کے نہ جانے کتنے بادشاہ اور فرمانروا اس مجمع میں موجود تھے، وہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کے لئے آگے کی طرف بڑھ رہے تھے، اور حضور ﷺ کو درود سلام کا ہدیہ پیش کرنا چاہتے تھے، اور اس کو اپنے لیے سب سے بڑا شرف و اعزاز اور سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے، اور تمنا رکھتے تھے کہ کاش انکی یہ نماز اور یہ درود سلام قبول ہو، میں نے دیکھا کہ وہ لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں، ان کے دلوں پر ہیبت طاری تھی، یہاں تک کہ وہ "صفہ" کے نزدیک پہونچ گئے جو فقرا صحابہؓ کا مسکن اور جائے قیام تھا، وہ تھوڑی دیر کے لئے وہاں رک گئے اور عزت و احترام اور شرم و حیا کے ملے جلے جذبات کے

www.abulhasanalinadwi.org

ساتھ اس جگہ کو دیکھنے لگے جو کبھی ان فقراء و مساکین کا ٹھکانا تھا جن کے قدموں کی خاک کو یہ اپنی آنکھ کا سرمہ بنانے کو تیار ہیں، اس کے قریب ہی انھوں نے تحیۃ المسجد کے طور پر دو رکعتیں پڑھیں اور قبر مبارک کی طرف بڑھے اور پھر ان کی محبت و عقیدت جذبات و احساسات اور علم و ایمان نے جو کچھ کہلوایا وہ انھوں نے اس بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا، لیکن شریعت کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے اور توحید خالص کو پیش نظر رکھ کر۔

میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے :۔

"اے خدا کے رسول ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے اور آپ کا یہ جہاد اور یہ دعوت نہ ہوتی جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئی اور جس نے بڑے بڑے ملکوں کو فتح کر لیا، اور اگر آپ کا یہ دین نہ ہوتا جس پر ایمان لانے کے بعد ہمارے آباو اجداد گوشہ عزلت اور قعر مذلت سے نکل کر عزت و سربلندی بلند ہمتی و حوصلہ مندی کی وسیع زندگی میں داخل ہوئے پھر اس کے نتیجہ میں انھوں نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں، دور دراز ملکوں کو فتح کیا اور ان قوموں سے خراج وصول کیا جو کسی زمانہ میں ان کو اپنی لاٹھی سے ہانکتی تھیں اور بھیڑ بکریوں کے گلہ کی طرح ان کی پاسبانی اور حفاظت کرتی

www.abulhasanalinadwi.org

تھیں، اگر جاہلیت سے اسلام کی طرف اور گوشہ گمنامی اور تنگ و محدود قبائلی زندگی سے تسخیر عالم کی طرف یہ مبارک سفر نہ ہوتا جو آپ کی برکت سے انجام پذیر ہوا تو دنیا میں کسی جگہ بھی ہمارا جھنڈا سربلند نہ ہوتا اور نہ ہماری کہانی کسی جگہ سنائی جاتی، ہم اس طرح بے آب وگیاہ خشک و ویران صحراؤں اور حقیر وادیوں میں دست و گریباں رہتے، جو طاقتور ہوتا وہ کمزور پر ظلم کرتا بڑا چھوٹے پر زیادتی کرتا، ہماری غذا بہت ہی حقیر اور معیار زندگی اتنا پست تھا کہ اس سے زیادہ پست کا تصور مشکل ہے، ہم اس گاؤں یا اپنے محدود قبیلہ سے آگے بڑھ کر کچھ سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے تھے، جس میں ہماری ساری زندگی اور ساری جدوجہد محصور تھی، ہماری مثال تالاب کی مچھلیوں اور کنویں کے مینڈکوں کی سی تھی، ہم اپنے محدود تجربوں کے جال میں گرفتار تھے اور اپنے جاہل اور بے عقل آباؤ اجداد کے گن گاتے تھے۔

"یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہم کو اپنے دین کی ایسی روشنی عطا کی کہ ہماری آنکھیں کھل گئیں، خیال میں وسعت پیدا ہوئی، نظر کو جلا ہوئی اس کے بعد ہم اس وسیع اور جامع دین اور اس روحانی رشتہ اور رابطہ

www.abulhasanalinadwi.org

کو لے کر خدا کی وسیع اور کشادہ زمین میں پھیل گئے ، ہماری مردہ و خوابیدہ صلاحتیں بیدار ہوئیں اور ہم نے ان صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے شرک و بت پرستی اور ظلم و جہالت کا پوری طاقت سے مقابلہ کیا اور ایسی عظیم الشان حکومتیں قائم کیں جن کے سایہ میں ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے بھائی صدیوں تک آرام اور فائدہ اٹھاتے رہے ، آج ہم آپ کی خدمت میں غلامانہ نذر عقیدت پیش کرنے آئے ہیں اور اپنے جذبہ محبت اور عزت و احترام کا خراج یا ٹیکس اپنی خوشی و مرضی سے ادا کر رہے ہیں، اور اس کو اپنے لیے باعث فخر اور وسیلہ نجات سمجھتے ہیں ہمیں پورا اعتراف ہے کہ اس دین کے احکام و قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں (جس سے اللہ تعالی نے ہم کو سرفراز کیا تھا) ہم سے یقیناً بڑی کوتاہی ہوئی، ہم اللہ سے استغفار کرتے ہیں، بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے ، اور رحیم ہے "۔

میں ان بادشاہوں کی طرف متوجہ تھا میری نظریں ان کے خاموش اور با ادب چہروں پر مرکوز تھیں، میرے کان ان کے پر خلوص نیاز مندانہ الفاظ پر لگے ہوئے تھے جو اس سے قبل میں نے ان سے کسی موقع پر نہیں سنے تھے کہ ایک اور جماعت داخل ہوئی

www.abulhasanalinadwi.org

اور ان بادشاہوں کے رعب و دبدبہ اور قوت و اقتدار کا ان پر کوئی اثر نہیں ہے، میں نے اپنے دل میں کہا کہ یا تو یہ شاعر ہیں یا انقلابی، یہ اندازہ غلط نہ تھا اس لیے کہ یہ جماعت ان دونوں گروہوں پر مشتمل تھی اس میں سید جمال الدین افغانی، امیر سعید حلیم، مولانا محمد علی جوہر، شیخ حسن البنا کے پہلو بہ پہلو ترکی کے مشہور شاعر محمد عاکف اور ہندوستان کے ڈاکٹر محمد اقبال بھی موجود تھے، ترجمانی کے لیے ان لوگوں نے آخر الذکر کا انتخاب کیا اور لائق ترجمان نے ان الفاظ میں اپنے جذبات عقیدت کا اظہار کیا :-

"خواجہ کونین سالار بدر و حنین، یارسول اللہ ﷺ

میں آپ سے اس قوم کی شکایت کرنے آیا ہوں جو آج بھی آپ کے خوان نعمت کی ریزہ چیں ہے اور آپ کے سایہ رحمت کے سوا اس کو کہیں پناہ نہیں ملتی، اور آپ ہی کے لگائے ہوئے باغ کے پھل کھا رہی ہے، وہ ان ملکوں میں جن کو آپ نے قفس استبداد سے آزاد کرایا تھا، اور سورج کی روشنی اور کھلی ہوا عطا کی تھی وہ آج آزادی کے ساتھ اور اپنی مرضی کے مطابق حکومت کر رہی ہے لیکن یہی قوم آج اس بنیاد کو اکھاڑ رہی ہے جس پر اس عظیم امت کے وجود کا دار و مدار ہے اس کے رہنما و لیڈر آج یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس امت

www.abulhasanalinadwi.org

واحدہ کو کثیر التعداد قومیتوں میں تقسیم کر دیں وہ اسی چیز کو زندہ کرنا چاہتے ہیں جس کو آپ نے ختم کیا تھا، اس چیز کو بگاڑ رہے ہیں جس کو آپ نے بنایا تھا، وہ اس امت کو عہد جاہلیت کی طرف دوبارہ واپس لے جانا چاہتے ہیں جس سے آپ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکالا تھا۔ اور اس معاملہ میں یورپ کی تقلید کر رہے ہیں جو خود زبردست ذہنی افلاس اور انتشار و بے یقینی کا شکار ہے وہ اللہ کی نعمت کو ناشکری سے تبدیل کر کے اپنی قوم کو تباہی کے گھر کی طرف لے جانا چاہتے ہیں "چراغ مصطفوی" اور "شرار بولہبی" کی معرکہ آرائی آج پھر قائم ہے، بد قسمتی سے ابو لہب کے کیمپ کی طرف وہ لوگ نظر آرہے ہیں جو اسلام کی طرف اپنا انتساب کرتے ہیں اور عربی زبان بولتے ہیں، وہ جو اپنے جاہلی کارناموں اور اصنام پر فخر کرنے لگے ہیں جن کو آپ نے پاش پاش کر دیا تھا، یہ لوگ ان تاجروں میں ہیں جو سودا خریدتے وقت تو زیادہ لینا چاہتے ہیں، اور بیچتے وقت کم دیتے ہیں، اپ سے انھوں نے ہر چیز حاصل کی اور ہر طرح کی قوت و عزت سے بہرہ مند ہوئے، اب وہ ان قوموں کے ساتھ جن کے وہ حاکم اور نگراں ہیں یہ سلوک کر رہے ہیں کہ

www.abulhasanalinadwi.org

ان کو بالجبر یورپ کے قدموں میں ڈال دینا چاہتے ہیں اور اس کو جاہلی فلسفوں نیشنلزم، کمیونزم کے حوالہ کر رہے ہیں۔

آپ نے جن بتوں سے کعبہ کو پاک کیا تھا، وہ آج مسلمان قوموں کے سروں پر نئے نئے ناموں اور نئے نئے لباسوں میں پھر مسلط کئے جا رہے ہیں، مجھے عالم مغربی کے بعض حصوں میں جن کو آپ کا مرکز اور قلعہ ہونا چاہیئے تھا ایک عام بغاوت نظر آرہی ہے لیکن کوئی فاروق (رضی اللہ عنہ) نہیں، فکری و ذہنی، ارتداد کی آگ تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اور کوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں جو اس کے لئے مردانہ وار میدان میں آئے اور اس آگ کو بجھائے۔

میری طرف سے اور میرے تمام ساتھیوں کی طرف سے جن کی نمائندگی اور ترجمانی کا فخر مجھے حاصل ہوا ..... دل کی گہرائیوں سے نکلنے والے اور عقیدت و احترام کے جذبات میں ڈوبے ہوئے سلام کا تحفہ قبول ہو، میں اپ کو یقین دلاتا ہوں اور اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ہم ان تمام لیڈروں اور رہنماؤں سے بری طرح بیزار ہیں جنھوں نے اپنا رخ اسلام کے قبلہ کی طرف سے

www.abulhasanalinadwi.org

پھیر کر مغرب کی طرف کر لیا ہے ، یہ وہ لوگ ہیں
جنہیں آپ سے اور آپ کے دین سے کوئی تعلق باقی
نہیں رہ گیا ہے ، ہم آپ کی وفاداری اور اطاعت شعاری
کا پھر اعلان کرتے ہیں اور جب تک زندگی ہے ، اسلام
کی رسی کو انشاء اللہ مضبوطی سے پکڑے رہینگے " !

یہ بلیغ اور ایمان و یقین سے لبریز الفاظ ختم بھی نہ ہوئے تھے کہ مسجد نبوی ﷺ کے میناروں سے اذان کی دلنواز صدا بلند ہوئی اللہ اکبر اللہ اکبر ، اللہ اکبر اللہ اکبر ، میں یکبارگی ہوشیار ہو گیا اور تخیلات کا یہ حسین سلسلہ جو تاریخ کے سہارے قائم ہوا تھا ۔ ٹوٹ گیا ، اور میں نے کہا ؂

مؤذن مرحبا بر وقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

میں اب پھر اسی دنیا میں واپس آگیا تھا جہاں سے چلا تھا ، کچھ لوگ نماز میں مشغول تھے ، اور کچھ تلاوت کر رہے تھے ، عالم اسلام کے مختلف وفود اور جماعتیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ سلام پیش کر رہی تھیں ، زبانوں اور لہجوں کے اختلافات کے ساتھ جذبات و تاثرات کے اتحاد نے ایک عجیب سماں پیدا کر دیا تھا ۔

بشکریہ پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ

۱۰ اگست ۱۹۹۵ء

www.abulhasanalinadwi.org

سچّا مذہبی

اہلِ وطن سے

گھبراہٹ اور مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے ملک میں پچھلے دنوں جو فتنہ و فساد پھوٹے تھے، ان کی وجہ مذہبی اختلافات نہیں ہے۔ بلکہ ان کا سبب مذہب سے ناواقفیت ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر مسلمان، سچّا مسلمان اور ہندو دھارمک (مذہبی) ہندو بن جائے تو ایک واقعہ بھی رونما نہ ہونے پائے۔

صحافی حضرات سے

زبان اور قلم کی قوّت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے یہ نعمت جس کو ملی ہے، حق ہے کہ وہ اس کی قدر کرے اور اس قوّت کو وہ ان کاموں میں صرف کرے جن سے مخلوقاتِ الٰہی کو فائدہ پہنچے، جن سے سچائی ابھرے اور جھوٹ نیچے ہو جن سے نیکی پروان چڑھے اور بدی پست ہو جن سے اچھائی پھیلے، اور برائی دبے جن سے دیس والوں میں ملاپ ہو۔ انسانی بھائی چارہ اور امن و امان اور شانتی پیدا ہو لڑائی کا چرچا بند کیا جائے۔ لوگوں کے دلوں سے انسانوں سے نفرت کا جذبہ مٹے اور اس کی جگہ برائی سے نفرت اور بُروں سے ہمدردی کی جائے اور ان کے ساتھ ہمدردی یہی ہے کہ ان کو برائی کی برائی بتائی اور سمجھائی جائے اور جس طرح بیماروں کو نہیں بلکہ بیماری کو ہم ناپسند کرتے ہیں اور بیماروں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت اور تیمارداری کرتے ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ (مطالعہ سلیمانی)

[illegible]

www.abulhasanalinadwi.org